مولانا عابد مجید مدنی

حج کے فوائد اور ملت اسلامیہ کی ذمہ داریاں

کلمہ توحید کی گواہی' نماز کا اہتمام و قیام' زکوۃ دینا' روزہ رکھنا اور حج بیت اللہ کرنا اسلام کے بنیادی ارکان ہیں۔ ہر ایک کو بجا لانے سے رضائے الٰہی اور اس ذات کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر ارکان اسلام کو بجا لانے کی اس مذکورہ حقیقت سے پردہ [illegible] ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو خوش رکھنے کی خاطر تمام فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات کو ادا کرے۔ وہ ایسے اعمال سر انجام دے کہ ان سے عبدیت الٰہی عیاں ہوتی ہو۔

حج جیسے عظیم اہم رکن کی بھی حقیقت یہ نظر آتی ہے کہ حج کرنے والا شخص اپنے پیدا کرنے والے کے گھر کی طرف سفر کا آغاز اس صاف و ستھری نیت سے کرے کہ اس کی طبیعت گناہوں اور برائیوں سے نفرت کرے اور نیک اعمال کی جانب متوجہ ہو جائے۔ وہ بیت اللہ شریف سے گناہوں سے صاف ہو کر اس طرح واپس لوٹے جیسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہو۔ احادیث نبوی ﷺ واضح کرتی ہیں کہ جس شخص نے حج کے دوران برائی' لڑائی جھگڑے' بے ہودگی اور مجامعت سے پرہیز کیا' اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور ایسے حج کی جزا اور بدلہ جنت ہے۔ جو صاحب حیثیت شخص اسے بغیر عذر شرعی چھوڑتا ہے وہ بہت سی برکات الٰہیہ اور اس کی رحمتوں سے محروم رہتا ہے۔

ارشاد الٰہی ہوتا ہے: ” اور لوگوں پر اللہ کیلئے حج کرنا فرض ہے جو اس راستے پر جانے کی طاقت رکھتے ہوں اور جس نے انکار کیا یقیناً اللہ تعالیٰ جہانوں سے لاپرواہ ہے۔“

حج تقرب الی اللہ کے وسائل میں سے ایک وسیلہ ہے۔ حجاج کی اللہ تعالیٰ مہمان نوازی فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حجاج کرام کو رحمان کے مہمان کہا جاتا ہے۔ حج کی فرضیت اور اس کا اعلان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے ہوتا ہے۔

> اگر پوری امت اسلامیہ حج کے اصلی مقاصد حاصل کر لے تو دشمن اسلام قوتیں اپنی موت آپ مر جائیں گی۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ کی تکمیل فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا اس کی زیارت کرنے کا اعلان کر دیں اس اعلان کے بعد ہی سے حج کا آغاز ہوا۔

حج کا سفر بہت مبارک سفر ہے۔ اگر موت حج کرنے کیلئے جانے والے کو حج کرنے سے قبل دبوچ لے تو اس کا اجر بھی ملے گا اور حج سے واپسی تک حج کرنے والا اللہ تعالیٰ کی امان اور حفاظت میں ہوتا ہے' اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور نیکیاں دوگنا تک بڑھا دی جاتی ہیں۔

یہ فضائل و مراتب اس حج کے ہوتے ہیں جس میں پیش نظر رب تعالیٰ کی خوشنودی ہو اور اس میں کسی قسم کی لڑائی' جھگڑا اور فساد نہ ہو۔

ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ حج کے معلوم مقررہ ماہ ہیں۔ جس نے ان مہینوں میں حج کرنا اپنے اوپر فرض کر لیا تو وہ بے ہودگی' لڑائی جھگڑے اور فسق و فجور سے بچے اور جو بھی نیکیاں آپ سر انجام دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جانتے ہیں۔

[illegible] زیارت کا حج کرنے والی شخصیت [illegible] ہے۔ وہ گھر امن و امان کا گہوارہ' برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک ایک جگہ اجر عظیم اور مغفرت کا باعث بنتی ہے۔ حجر اسود اور رکن یمانی کا چھونا' ملتزم سے چمٹنا' مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کرنا اور حرم کے اندر نماز پڑھنا حجاج کو گناہوں سے پاک و صاف کردینے والے مقامات و اعمال ہیں۔

علاوہ ازیں میدان منیٰ' عرفات اور مزدلفہ کا قیام وغیرہ بھی لوگوں کے گناہوں کو ختم کردیتا ہے۔ ان مقدس مقامات پر حجاج کرام کو ایک لمبے عرصے تک ٹھہرتے ہوئے اپنے خالق' مالک اور رازق سے تعلق کو مزید بڑھانے کا موقع ملتا ہے۔ حاجی مسلسل اسے راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ فقیر و محتاج بن کر اس ذات کے سامنے آنسو بہاتا ہے' اپنے کئے پر شرمندہ ہوتا ہے اور اس کا دل رب تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے

ہشاش کی طرح ابلتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ اطاعت و فرمانبرداری کے وعدے کرتا ہے۔

اس طرح کے حاجی کے حج کو حدیث میں حج مبرور کہا گیا ہے جسے اردو کے قالب میں حج مقبول کہتے ہیں۔ ایسا حج ہر قسم کے ریا' نمود و نمائش اور دکھاوے سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔

حج کے لغوی معنی قصد کرنے اور ارادہ کرنے کے آتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں بیت اللہ شریف کی تعظیم کی غرض سے مخصوص اعمال و شروط اور قیود کے ساتھ مخصوص ایام میں زیارت کرنے کے آتے ہیں۔

قرآن کریم میں حج کا لفظ اصطلاحی معنوں میں ۱۱ مقامات پر مذکور ہوا ہے اور عمرے کا لفظ تین آیات میں آیا ہے جب کہ دونوں کے آداب و احکام کو ۲۵ آیات میں ذکر کیا گیا ہے۔

صحیح البخاری میں حج و عمرہ کے متعلق ۲۲۰ ابواب قائم کئے گئے ہیں اور ۱۴۰ احادیث بغیر تکرار کے مرضوع ہیں۔ تکرارت کو شامل کرنے سے ۳۴۹ احادیث منقول ہیں۔ آثار صحابہ' تابعین اور تعلیقات اس کے علاوہ ہیں۔ حدیث و فقہ کی کوئی کتاب حج و عمرہ کے مسائل سے خالی نہیں۔

متاخر اور متقدم علماء کرام نے اس موضوع پر مختلف کتابیں اور رسائل تحریر کئے ہیں۔ عظیم مصنف قاضی عیاضؒ کہتے ہیں کہ امام طحاوی نے حج کے موضوع پر ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ضخیم کتاب تصنیف فرمائی۔ امام محمد بن منذر' ابن خزیم اور محمد بن شجاع ثلجی نے بھی حج کے متعلق مولفات لکھیں۔

حج کی مذکورہ اہمیت اور اس کے دینی و روحانی منافع اپنی جگہ پر مسلم اور ثابت ہیں۔ علاوہ ازیں حج کے ادا کرنے سے مسلمانوں کو کئی دنیوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

شاہ ولی اللہؒ حج و عمرہ کے فوائد و برکات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لیشھدوا منافع لھم

یعنی اپنے فوائد کی جگہوں پر حاضر ہو جائیں اور حج کے فوائد حاصل کریں جن میں بعض ملی اور بعض شخصی ہیں۔

فوائد حج

حج کے ادا کرنے سے جہاں انسان کا رابطہ اللہ تعالی سے بڑھتا ہے وہاں اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے مابین تعلقات بھی گہرے ہوتے ہیں۔ ان کے باہم اکٹھے حج کرنے سے الفت و پیار' محبت' تعاون' حسن سلوک اور اخوت جیسے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔

ان مذکورہ صفات کی پیدائش کا آغاز حج کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے۔ عازم سفر ہونے سے پہلے حاجی اپنے متعلقین' عزیز و اقارب سے ملاقاتیں کرتا ہے' ان سے معافی مانگتا ہے اور انہیں وعظ و نصیحت کرتا ہے۔ اگر کسی پر ظلم و زیادتی کی ہو تو اس سے وہ درگزر کی اپیل کرتا ہے اور اپنے سے ناراض لوگوں سے صلح کے لئے کوشاں ہوتا ہے۔

یہ اہم تبدیلی ایک حاجی کے اندر پائی جانی چاہئے جس کی تلقین علماء کرام بھی کرتے ہیں کہ حاجی صاحبان کو دربار مقدس کا سفر شروع کرنے سے قبل اپنے تمام معاملات کو درست کرنا چاہئے تاکہ حاجی اور اس کے رب کے تعلق و رابطہ میں کوئی چیز حائل نہ ہو۔

اجتماعیت

حج انسانوں کے اندر اجتماعیت کی روح پھونکتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسلامی معاشرے میں اجتماعیت قوت پکڑتی ہے اور باہمی تعاون کی راہیں روشن ہوتی ہیں۔ اجتماعیت کا یہ درس حج کیسے نہ دے کہ حاجی ہر رکن ایک جماعت کے ساتھ سرانجام دیتا ہے۔ عزم حج کے ساتھ ہی حجاج کرام کے گروپ بننے شروع ہو جاتے ہیں اور آخر دم تک یہی اجتماعیت رہتی ہے۔ حج کا کوئی رکن جماعت سے ہٹ کر ادا نہیں ہو سکتا۔

آنے جانے اور آمد و رفت کے علاوہ رہنے سہنے' قربانی دینے' عرفات میں اکٹھے ہونے' مزدلفہ میں رات گزارنے' بیت اللہ کا طواف کرنے اور تلبیہ وغیرہ پڑھنے سے لے کر طواف افاضہ تک تمام مناسک اجتماعیت ہی کا درس دیتے ہیں۔

امن و سلامتی

حج کے سفر کی ایک منفعت یہ بھی ہے کہ اسی کی ادائیگی سے مسلمانوں کے مابین امن و سکون اور اطمینان کی فضا پھیلتی ہے۔ وہ ایک عرصہ تک ایسے پرامن مقام پر رہتے ہیں کہ جہاں تلواروں کا سونتنا اور شکار کرنا منع ہے۔

بھائی چارگی

حج میں مختلف ممالک کے لوگوں کے مابین مقاربت و مواخات کا موقع بھی ملتا ہے جسے اسلام پسند کرتا ہے۔ حج اور دوسرے احکام اسلام جمعہ' جماعت اور عیدین وغیرہ بھی باہمی محبت و اخوت ہی کا درس دیتے ہیں۔

حج مختلف وطن' رنگ' نسل رکھنے والے لوگوں کی ملاقاتوں کا موقع فراہم کرتا ہے۔ بنابریں نفرتیں' کدورتیں اور مخالفتیں ختم ہوتی ہیں اور عالمی سطح پر باہمی تعاون کی فضا قائم ہوتی ہے۔ جن کی بناء پر تجارتی' سفارتی' سیاسی' اقتصادی اور معاشی معاہدے طے پاتے ہیں۔

فروغ تجارت

حج کے موقعہ پر مختلف ممالک کے ذمہ دار لوگوں کی آپس میں ملاقاتیں تجارتی اور کاروباری لحاظ سے مفید ہوتیں ہیں۔ حج کے موقع پر تجارت کے سلسلے میں جب آپؐ سے پوچھا گیا تو اللہ تعالی نے حکم نازل فرمایا کہ آپ پر کوئی گناہ نہیں کہ آپ اپنے رب کا فضل یعنی مال تلاش کریں۔ (بقرہ ۱۹۸)

مذکورہ آیت کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ حج میں تجارت کرنا اور مال کمانا جائز عمل

ہے۔ جس میں تجارت کرنا اور مال کمانا جائز عمل ہے۔ جس میں تجارتی ترقی کے مواقع زیادہ اور وسعت پزیر ہوتے ہیں۔ جناب سید قطب اپنی تفسیر کی کتاب "قرآن کے سائے میں" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حج عظیم عالمی کانفرنس، اقتصادی مارکیٹ اور تجارتی مرکز ہے۔"

مساوات وبرابری

حج کی عظیم کانفرنس اور بڑا اجتماع تمام مسلمانوں کی برابری اور مساوات کا منظر پیش کرتا ہے۔ ہر بڑا، چھوٹا، مرد، عورت، مالک و مملوک، آقا و غلام، امیر غریب، آفیسر، ملازم، معلم، متعلم، تاجر، مزدور، گورنر، وزیر اعلیٰ، صدر، وزیراعظم غرض کہ ہر فرد ایک ہی لباس میں، ایک ہی میدان میں اور ایک ہی امام کی اقتدا میں ایک ہی کلمہ الاپتے ہوئے حج ادا کرتا ہے تو ہر قسم کا امتیاز اور فرق مٹ جاتا ہے۔

اتفاق واتحاد

حج میں تمام مسلمان ایک ہی لباس میں اور ایک ہی مرکز میں اکٹھے حاضر ہوتے ہیں جس سے عالمی سطح پر مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کا اظہار ہوتا ہے، ان کی قوت کا مظاہرہ ہوتا ہے اور وہ بنیان مرصوص کے مصداق ہوتے ہیں۔ اس بنیان مرصوص کی چنائی عربی، فارسی، افغانی، ہندی، ملائی، مغربی، سوڈانی اور افریقی وغیرہ کے انسانوں کی اینٹوں سے کی جاتی ہے جنہیں بیت اللہ سال میں ایک دفعہ اکٹھا کرتے ہوئے اتحاد و اتفاق کا سبق دیتا ہے اور یوں مسلمان ممالک کے مابین باہمی یکجہتی کے معاہدے تجدید پاتے ہیں۔

موجودہ دور میں مسلمانوں کے مابین اتحاد کی چنداں زیادہ ضرورت ہے جس کے معدوم ہونے کی وجہ سے مسلمان ہر جگہ پر پٹ رہا ہے۔ دشمن اسلام قوتیں انہیں آلہ کار بنائے ہوئے ہیں۔ امسال حج کے موقع پر اسلامی اتحاد و اتفاق پر زیادہ زور دینا چاہئے اور مسلمانوں کو ایک اسلامی بلاک بنانا چاہئے۔ جس میں وہ اپنے مابین نزاعی مسائل کا اسلامی حل پیش کریں۔

حج اور ملت اسلامیہ

حاجی جب دربار مقدس پہنچتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ایک بہت بڑے جسم کا عضو محسوس کرتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ وہ ایک بہت بڑی امت کا فرد ہے۔ ایسی امت جس کے افراد چہار دانگ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں جو جغرافیائی حدود اور اس میں تقسیم سے پاک ہے۔ اس طرح حج کا یہ مظہر ایک عالمی اخوت کا منظر ہوتا ہے۔ امت اسلامیہ کو حج کے اس اہم ترین مقصد کو حج میں سامنے رکھنا چاہئے۔

حج کے مذکورہ دینی و دنیوی اہداف و اغراض جب بہت بلند اور عظیم ہیں تو پھر آج امت مسلمہ تفریق، انتشار، اختلافات کا شکار کیوں ہے؟ پھر لاکھوں حجاج کرام کے سامنے حج کے یہ مطالب و مفاہیم کیوں نہیں ہوتے؟ انہیں ہمیشہ سوچنا چاہئے کہ کیا حج فقط حرکت و نقل اور سفر کا نام تو نہیں رہ گیا؟ جس کے مقاصد غائب اور مفقود ہیں۔

محسوس ہوتا ہے کہ امت اسلامیہ حج کے مذکورہ منافع کو بھول چکی ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان، مسلمان سے لڑ رہا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی سرحد پر حملہ آور ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان حج میں حج کے حقیقی مقاصد کو مدنظر نہیں رکھتے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ پوری امت اسلامیہ حج کے اصلی مقاصد کو حاصل کرے جس کے لئے حج مسلمانوں کو تیار کرتا ہے تو دشمن اسلام قوتیں اپنی موت آپ مر جائیں گی اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا ان کے لئے آسان نہ ہوگا۔

[redacted]

وفادار دوست

ایک شخص کے تین دوست تھے۔ جب وہ مرنے لگا تو ایک کو بلا کر پوچھا کہ اس مشکل وقت میں تم میری کیا مدد کر سکتے ہو؟ اس نے کہا "میں عمر بھر تمہاری خدمت کرتا رہا لیکن اب میں بے بس ہوں اور موت کو کسی طرح نہیں روک سکتا۔"

پھر دوسرے دوست کو طلب کیا۔ وہ بولا: "میں اس مشکل وقت میں صرف اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ مرنے کے بعد آپ کو نہلاؤں، نیا کفن پہناؤں، خوشبو میں بساؤں، جنازہ اٹھاؤں، کسی عمدہ جگہ قبر کھدواؤں اور بعد از دفن قبر پر پھول چڑھا کر واپس آ جاؤں"

تیسرے دوست کو بلایا تو وہ کہنے لگا: میرے دوست فکر نہ کرو میں موت کے بعد بھی آپ کا ساتھ دوں گا۔ قبر میں آپ کے ہمراہ جاؤں گا اور جب قیامت کے روز قبر سے نکلو گے تو میں آپ کے ساتھ ہوں گا۔"

پہلے دوست کا نام مال، دوسرے کا نام عیال اور تیسرے دوست کا نام عمل ہے۔

(محمد ادریس شاہد)

- - - - - - - - - - - - -